سرکاری رپورٹ

سولھواں اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 10 اکتوبر 1996ء بمطابق 26 جمادی الاول 1417ہجری



| نمبر شمار | فہرست | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۔ | آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ | ۱ |
| ۲۔ | وقفہ سوالات | ۲ |
| ۳۔ | رخصت کی درخواستیں | ۲ |
| ۴۔ | تحریک استحقاق نمبر ۲۳ منجانب میر ظہور حسین کھوسہ | ۴ |
| ۵۔ | قرارداد نمبر ۹۲ منجانب میر ظہور حسین کھوسہ (منظور) | ۷ |
| ۶۔ | قرارداد نمبر ۹۵ منجانب مولانا عبدالواسع کی مولانا عبدالباری نے پیش کی۔ | ۱۱ |



جلد سولھواں

شمارہ پنجم

(الف)

1- جناب اسپیکر ________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر ______ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی ________ اختر حسین خاں

2 جوائنٹ سیکریٹری (قانون) _____ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)

# صوبائی کابینہ کے ارکان

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی | پی بی ۲۶ جھل مگسی | وزیر اعلیٰ |
| ۲۔ جام محمد یوسف | پی بی ۳۴ لسبیلہ | سینئر وزیر |
| ۳۔ شیخ جعفر خان مندوخیل | پی بی ۱۴ ژوب | وزیر خزانہ |
| ۴۔ میر عبدالنبی جمالی | پی بی ۲۰ جعفر آباد I | پبلک ہیلتھ انجینئرنگ |
| ۵۔ ملک گل زمان کانسی | پی بی ۲ کوئٹہ II | وزیر ترقیات و منصوبہ بندی |
| ۶۔ میر عبدالمجید بزنجو | پی بی ۳۲ آواران | وزیر لائیو اسٹاک |
| ۷۔ ملک محمد شاہ مردانزئی | پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ | حج و اوقاف زکوٰۃ |
| ۸۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ | پی بی ۳۷ تربت I | وزیر تعلیم |
| ۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی | پی بی ۳۸ تربت II | وزیر مال / ایکسائز |
| ۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ | پی بی ۳۹ تربت III | وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت |
| ۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوچ | پی بی ۳۶ پنجگور | وزیر ماہی گیری |
| ۱۲۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی | پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II | وزیر آبپاشی و ترقیات |
| ۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ | پی بی ۱ کوئٹہ I | ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون |
| ۱۴۔ مسٹر عبیداللہ بابت | پی بی ۱۱، لورالائی | وزیر جیل خانہ جات |
| ۱۵۔ مسٹر عبدالقہار ودان | پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I | وزیر جنگلات |
| ۱۶۔ سردار ثناء اللہ زہری | پی بی ۳۰، خضدار I | وزیر بلدیات |
| ۱۷۔ میر اسرار اللہ زہری | پی بی ۲۹ قلات | وزیر زراعت |
| ۱۸۔ حاجی میر لشکری خان رئیسانی | پی بی ۲۴ بولان I | وزیر انڈسٹریز معدنیات |
| ۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری | پی بی ۱۸ کوہلو | وزیر داخلہ |
| ۲۰۔ نوابزادہ چنگیز خان مری | پی بی ۱۶ سبی | مواصلات و تعمیرات |
| ۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی | پی بی ۲۱ جعفر آباد II | وزیر خوراک |
| ۲۲۔ سردار نواب خان ترین | پی بی ۱۷ سبی / زیارت | وزیر بیاڈواسا |
| ۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لونی | پی بی ۱۰ لورالائی I | وزیر صحت |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۲۴۔ | مسٹر طارق محمود کھیتران | پی بی ۲ ابار کھان | وزیر خاندانی منصوبہ بندی |
| ۲۵۔ | مسٹر سعید احمد ہاشمی | پی بی ۳ کوئٹہ III | مشیر وزیر اعلیٰ |
| ۲۶۔ | ملک محمد سرور خان کاکڑ | پی بی ۷ پشین II | وزیر بے محکمہ |
| ۲۷۔ | عبدالوحید بلوچ | پی بی ۴ کوئٹہ IV | اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی |
| ۲۸۔ | ارجنداس بگٹی | ہندو اقلیت | ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی |

# اراکین اسمبلی

| | | |
|---|---|---|
| ۲۹۔ | حاجی سخی دوست محمد | پی بی ۵ چاغی |
| ۳۰۔ | مولانا سید عبدالباری | پی بی ۶ پشین I |
| ۳۱۔ | مولانا عبدالواسع | پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ |
| ۳۲۔ | نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی | پی بی ۹ ڈیرہ بگٹی |
| ۳۳۔ | میر ظہور حسین خان کھوسہ | پی بی ۲۲ جعفر آباد / نصیر آباد |
| ۳۴۔ | مسٹر محمد صادق عمرانی | پی بی ۲۳ نصیر آباد |
| ۳۵۔ | سردار میر چاکر خان ڈومکی | پی بی ۲۵ بولان II |
| ۳۶۔ | نواب عبدالرحیم شاہوانی | پی بی ۲۷ مستونگ |
| ۳۷۔ | مولانا محمد عطاء اللہ | پی بی ۲۸ قلات / مستونگ |
| ۳۸۔ | مسٹر محمد اختر مینگل | پی بی ۳۱ خضدار II |
| ۳۹۔ | سردار محمد حسین | پی بی ۳۳ خاران |
| ۴۰۔ | سردار محمد صالح خان بھوتانی | پی بی ۳۵ لسبیلہ II |
| ۴۱۔ | سید شیر جان | پی بی ۴۰ گوادر |
| ۴۲۔ | مسٹر شوکت ناز مسیح | عیسائی |
| ۴۳۔ | مسٹر سترام سنگھ | سکھ پارسی |

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

اجلاس مورخہ 10 اکتوبر 1996ء بمطابق 26 جمادی الاول 1417 ہجری

بروز جمعرات بوقت ساڑھے گیارہ بجے (صبح)

زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ۔ اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَاتَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ
يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَايُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّابِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَايَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ ٥

ترجمہ :- اللہ ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ لاحق ہوتی ہے نہ نیند' جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت ہے کون ہے جو اس کے حضور اس کے اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے اس کا اقتدار آسمانوں اور زمین سب پر حاوی ہے اور ان کی حفاظت اس پر ذرا بھی گراں نہیں اور وہ بلند اور عظیم ہے۔

## وقفہ سوالات

**جناب وحید بلوچ** : سردار اختر مینگل کے سوالات ہیں چونکہ محرک اور وزیر متعلقہ دونوں رخصت پر ہیں لہذا ان کے سوالات موخر کئے جاتے ہیں۔ رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

**سیکریٹری اسمبلی** : نوابزادہ گزین مری صاحب وزیر داخلہ نے سرکاری مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**مسٹر اختر حسین خاں** : (سیکریٹری اسمبلی) حاجی گل زمان کانسی صاحب نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** : عبدالرحیم شاہوانی صاحب نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** : میر اسرار اللہ زہری صاحب نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** : ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نجی دورہ پر ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے سیشن کے باقی ماندہ دنوں کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** : سردار ثناء اللہ صاحب اپنی بیٹی کے علاج کے سلسلہ میں کراچی تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** : مولوی عبدالواسع صاحب نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسمبلی** : نوابزادہ جنگیز مری کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ انہوں نے آج اور 13 اکتوبر 96ء کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** : تحاریک استحقاق نمبر23-24 کا نوٹس جناب میر ظہور حسین کھوسہ کی جانب سے ملا ہے اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے مطابق ایک معزز رکن ایک دن میں ایک ہی تحریک استحقاق پیش کرسکتا ہے تو میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب

تحریک استحقاق نمبر 23 پیش کریں۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** : میں ایوان میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ قائد ایوان جناب نواب ذوالفقار علی مگسی صاحب نے 13 اکتوبر 1996ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے فلور پر دو معزز اراکین اسمبلی نواب عبدالرحیم شاہوانی اور جناب ستارام سنگھ کی مشترکہ تحریک التواء پر بیان دیتے ہوئے صحیح بیان نہیں دیا ہے جس میں انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ 21 اگست 1996ء کو اغوا کئے گئے سوئی گیس کمپنی کے تین انجینئروں کو فرنٹیئر کور کی کارروائی اور مقامی لوگوں کی گرفتاری کے نتیجہ میں ان سے بازیاب کرایا گیا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے اخبارات کے بقول مبینہ طور پر مغوی انجینئروں کو مقامی انتظامیہ نے چار لاکھ روپے تاوان کی ادائیگی پر برآمد کیا ہے (مگر جھوٹے مقابلے کا ڈھونگ رچایا) جبکہ تاوان کی رقم وصول کرنے کے لئے کئی مقامی معززین کو حراست میں رکھ کر ان سے بارہ لاکھ روپیہ وصول کئے گئے یوں آٹھ لاکھ روپے کی رقم بھی مبینہ طور پر انتظامیہ ہضم کرگئی تاہم اس واقعہ میں نہ تو موندرانی اور نہ ہی سندرانی بگٹی ملوث تھے اور نہ ہی ان کے گھروں سے انجینئروں کو بازیاب کیا گیا۔ جناب اسپیکر صاحب اس طرح وزیر اعلیٰ صاحب نے اسمبلی کے فلور پر حقیقت کے برعکس بیان دیا ہے اس طرح کے بیان سے اسمبلی کا وقار مجروح ہوا ہے اس لئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر غور کیا جائے۔

تحریک استحقاق پیش ہوئی

**جناب اسپیکر** : آپ کی تحریک التوا تو واضح اور تفصیلی ہے اگر آپ مختصر بیان دینا چاہیں تو فرمائیں۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** : جناب اسپیکر! پچھلے دوران اجلاس میں یہ تحریک التوا پیش ہوئی تھی۔ اس کے بارے میں قائد ایوان نواب ذوالفقار علی مگسی صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم نے انہی لوگوں سے برآمد کیا ہے۔ لیکن اخبار کے تراشے

ڈان کا مختصر تراشا میں پڑھ دوں۔ انہوں نے درمیان میں لکھا ہے کہ

*However other sources in DB claimed that the Administration paid about 1.2 Million as ransom to the kidnapper through a tribal man. But the official sources denied any payment of ransom to the kidnapper.*

اس طرح کوہستان نے صاف صاف لکھا ہے کہ یہ جو ہے اصل میں وہاں مندرانی لوگوں کو گرفتار کرکے ان سے بارہ لاکھ روپے جمع کرائے گئے اور چار لاکھ روپے دوسرے لوگ ایک آدمی اس میں نامی نیٹ ہوا اور اس کو گرفتار کیا گیا اور اس پریس نوٹ میں اس کا ذکر ہے اور وہ اس سے برآمد ہوا۔ اس آدمی کو مغویاں کے برآمد ہونے کے بعد اس کو بھی رہا کردیا گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ مندرانی بھی تھے۔ مندرانی بھی نہیں تھے دراصل یہ کوئی اور گروپ تھا اور وہاں کی انتظامیہ نے زبردستی چندہ جمع کرکے ان کو دیا اور آٹھ لاکھ روپے خود ہضم کرگئے۔ اس لئے جو ہے اسمبلی کے فلور پر بیان صحیح نہیں دیا گیا۔ اور حقیقت میں نے پیش کی ہے اس طرح میرا استحقاق بنتا ہے۔

**جناب اسپیکر** : نواب مگسی صاحب

**نواب ذوالفقار علی مگسی** : (قائد ایوان) جناب اسپیکر میر ظہور حسین خان کھوسہ کی یہ تحریک کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے کہ ایڈمنسٹریشن نے لوکل لوگوں سے 12 بارہ لاکھ روپے لے کر چار لاکھ روپے دے کر مغویوں کو بازیاب کرایا۔ آٹھ لاکھ روپے خود کھا گئے اور یہ ریفرنس دیتے ہیں ڈان اخبار کا ڈان اخبار کے ریفرنس کے مطابق جیسا کہ انہوں نے خود پڑھا ایک کلیم کیا گیا ہے۔ کلیم تو حقیقت تو نہیں ہے۔ جس نے کلیم کیا کسی کا نام دیں جس نے کلیم کیا ہے نام نہیں کوئی صداقت نہیں نہ پیسے وصول کئے گئے اور نہ کوئی ایسا کام کیا گیا۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** : جناب یہ حقیقت بھی ہے 302 آدمی گرفتار

کیے گئے۔ ان میں سے کسی ایک سے تو برآمد ہوتا۔ جو آدمی گرفتار کیا گیا۔ پریس نوٹ جاری ہوا کہ اس آدمی نے اغوا کرایا تھا۔ اس کو بعد میں پھر چھوڑ دیا گیا اور اس نے اعتراف جرم بھی کیا۔ تو اس طرح یہ حقیقت بھی ہے صحیح بھی ہے۔

**جناب اسپیکر** : جس آدمی کا نام اخبار میں ہے آپ اس کو جانتے ہیں؟ جس اخبار کا آپ حوالہ دے رہے ہیں کسی آدمی کا نام نہیں ہے۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** : جناب سپیکر صاحب اگر ڈان اخبار میں ہے تو حکومت کی تردید آتی۔ کوئی تردید بھی نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر** : اس میں تردید ہے آپ اس کو پڑھیں۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** : اس نے کہا کہ اپنے ذرائع سے ہے۔ چیف منسٹر یا اس کے نمائندے کی طرف سے اس کی تردید آتی۔

**جناب اسپیکر** : جو آفیشل رسورسز ہیں وہ گورنمنٹ ہی کے نمائندہ ہیں اگر ڈی سی اس کی تائید کرتا ہے۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** : اس نام کا کوئی ذکر نہیں ہے اخبار کوہستان میں امیر الدین کا نام لکھا ہوا ہے دلالی اس نے کی۔

**جناب اسپیکر** : اس کا سرکاری اعلان تو نہیں ہے۔

**قائد ایوان** : جناب اسپیکر جیسا کہ میر ظہور حسین خان کھوسہ نے کہا ہے امیر الدین نامی شخص اس کو ضرور گرفتار کریں گے۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** : اصل ملزمان کو نہیں پکڑیں گے۔ دلال کو پکڑیں گے یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی ہے۔

**نواب زادہ سلیم اکبر بگٹی** : یہ دلال کو نہیں پکڑیں گے جناب کیونکہ یہ ان کا ہمیشہ کا دلال ہے۔

**مولانا عبدالباری** : جناب میں یہ کہتا ہوں کہ یہ دونوں کو پکڑیں۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** : جناب اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

**جناب اسپیکر** : جیسا کہ آپ نے خود کہا ہے کہ نواب عبدالرحیم شاہوانی اور سردار ستزام سنگھ نے دی تھی اور تحریک استحقاق جو حالیہ کوئی واقعہ ہو اس کو منظور کیا جا سکتا ہے کہ وہ واقعہ حالیہ ہو اسمبلی کے ایک اجلاس کے بعد اور دوسرا اجلاس کے دوران کوئی واقعہ ہو تو اس پر تحریک التوا بھی پیش کر سکتے ہیں اور تحریک استحقاق بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ اب یہ واقعہ 22 تاریخ کا ہے اور اسی پر اس اجلاس میں ایک تحریک التوا بھی آئی ہے اور اس اسمبلی کا اجلاس 29 سے شروع ہوا ہم اس کو حالیہ واقعہ نہیں کہہ سکتے ہیں اگر یہ 29 یا 30 تاریخ کو آتا تو ہم اس کو منظور کر سکتے تھے۔ یہ نہیں آیا اس لئے میں اس کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

## غیر سرکاری کارروائی قراردادیں

**جناب اسپیکر** : میر ظہور حسین خان کھوسہ قرارداد نمبر92 پیش کریں۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** : میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں۔

یہ کہ ضلع جعفر آباد' نصیر آباد کے علاقے میں زرعی مقاصد کے حصول کے لئے فصل خریف کی کاشت کے وقت شاہی' اوچ اور مانجوٹھی کینال میں ہر سال 25 مئی تا کیم جون اور پٹ فیڈر کینال میں 10 مئی تک پانی چھوڑا جاتا ہے چونکہ کئی سالوں کے تجربات سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ مذکورہ بالا تاریخوں کے دوران آبپاشی کے لئے پانی سپلائی کرنے سے فصل خریف تاخیر کا شکار ہو جاتی ہے اور فصلات موسموں کے تغیر و تبدیلی سے مختلف امراض کا شکار ہو جانے کی وجہ سے کاشتکاروں کو شدید مالی نقصانات

برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ نیز نہروں کے ٹیل تک پانی کی سپلائی بھی ناممکن ہوجاتی ہے اور ان علاقوں کے کاشتکار فصل خریف کاشت کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں علاوہ ازیں کپاس کی کاشت کا موسم بھی تاخیر کا شکار ہوجاتا ہے جبکہ صوبائی حکومت کی پالیسی ہے کہ پٹ فیڈر کے علاقے میں زیادہ سے زیادہ کپاس کاشت کی جائے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا نہروں میں زرعی مقاصد کے فوائد حاصل کرنے کے لئے آئندہ ہر سال 20 اپریل تا 25 اپریل کے درمیان نہروں میں پانی سپلائی کرنے کے لئے موثر اقدامات کرے۔

**جناب اسپیکر** : منسٹر اریگیشن

**مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی** : جناب اسپیکر جہاں تک اوچ اور مانجوٹھی کینال کا تعلق ہے ڈیرٹ شاہی کینال سے دو شاخیں نکلتی ہیں جو جعفر آباد کو پانی سپلائی کرتا ہے مگر یہ سیزنل کینال ہے اس پر صرف چاول کی کاشت کی جاتی ہے اور بیس میل سے پچیس میل تک درمیان اس پر پانی چھوڑا جاتا ہے اور اس سسٹم کے اوچ اور مانجوٹھی کینال کے کھولنے کی تاریخ بھی اس لئے دراصل کھوسہ صاحب ہماری جو کینال سسٹم ہے۔ یہ تابع ہے سندھ گورنمنٹ کے محکمہ انہار کے ذریعے یہ نہریں چل رہی ہیں تو جن دنوں میں آپ پانی مانگ رہے ہیں بلوچستان کے لئے انہی دنوں اس کینال کی جیسے شاہی کینال ہے اس کے صفائی کا ٹائم ہوتا ہے اور یہ پانی بند رہتا ہے ہم ان کو یہ حکم تو نہیں دے سکتے ہیں کہ وہ ہمیں ان تاریخوں کے دوران پانی مہیا کریں البتہ ہم ان سے رابطہ کرکے آپ کے لئے یہ معلومات حاصل کرسکتے ہیں کہ یہ پانی جو ہے ان تاریخوں میں مگر امید بہت کم ہے کیونکہ ان دنوں یہ کینال بند رہتا ہے اسی طرح جہاں تک پٹ فیڈر کا تعلق ہے اس کی بندش یکم اپریل اور 30 اپریل کے درمیان ہے۔ آپ پانی مانگ رہے ہیں 20 اپریل اور 25 اپریل کے درمیان میں پھر وہی سوال آتا ہے پتہ نہیں ہم اس کو متاثر کرسکتے ہیں سندھ کے محکمہ انہار کے لوگوں یا نہیں بہرحال ہم آپ کی جو التجا

ہے زمینداروں کے فائدے کے لئے ہم بھی آپ سے اتفاق کرتے ہیں اور اس قرارداد کے حق میں ہیں مگر یہ ممکن ہوسکا تو ہم سندھ کے محکمہ انہار سے رابطہ کرکے اور کوشش کریں گے کہ ان تاریخوں میں آپ کو پانی مہیا ہوسکے۔ مگر بات دراصل یہ ہے کہ انہی دنوں گدو بیراج کی صفائی کا وقت ہوتا ہے اور یکم اپریل سے 30 اپریل تک اس میں گنجائش ہی نہیں ہوتی کہ وہ پانی ہمارے لئے چھوڑے تو یہ باتیں اکثر جو ہے دونوں پوائنٹ جو آپ نے اپنے قرارداد میں دیئے ہیں یہ ہمارے بس سے باہر ہے۔ اس کا تعلق سندھ کے محکمہ انہار سے ہیں ہم اس سے رابطہ کریں گے اور کوشش کریں گے کہ یہ پانی اگر ہوسکا تو ان سے لے لیں گے اور جہاں تک قرارداد ہے ہم اس کے حق میں ہیں اور ہم اس کے لئے پوری کوشش کریں گے۔ کہ یہ پانی آپ کے لئے ان تاریخوں میں مہیا کرسکیں۔

**جناب اسپیکر** : کوئی اور معزز رکن؟

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** : جناب اسپیکر حمید خان اچکزئی صاحب نے درست فرمایا لیکن یہ ایک کوشش ہے کیونکہ اگر وہ سیزنل ہے وہ چھ مہینے بند ہوتے ہیں وہ چھ مہینے کے دوران پہلے بھی اس کو صاف کرسکتے ہیں اور اس کو یکم مئی کو کھولا جاسکتا ہے اور اس میں ہمارا یہ فائدہ ہوگا کہ ڈرین کو جو پانی اوپر سے وافر ہوگا تو وہ ڈرین کو ملے گا پھر کیڑے مکوڑے جو دیر فصل ہونے سے اس کے اوپر حملہ آور ہوتا ہے اس کی بھی ہمیں بچت ہوگی پھر کاٹن کے کاشت کا پٹ فیڈرل کینال پر ترغیب دی جارہی ہے۔ اس سے کیونکہ وہ پچھتی کاشت ناکام ہے اگر اس کو پہلے کاشت کیا جائے گا تو وہ کامیاب ہوگا تو وہاں گندم کا پانی ہمیں مارچ تک ضرورت ہوتی اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ 15 مارچ سے 15 اپریل تک اگر اس کو ایک ماہ کے لئے بند کیا جائے اور اس کی صفائی کی جائے اور 25 اپریل کو اس کو کھولا جائے تو میرے خیال میں کوئی حرج ہی نہیں ہوگا اور پٹ فیڈر سسٹم تقریبا سارے بلوچستان کے حصے میں ہے اس پر تو عمل کیا جاسکتا

ہے اور باقی جو دوسرے کینال پر سندھ گورنمنٹ سے بات کی جاسکتی ہے۔

**مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی** : (وزیر) کھوسہ صاحب جیسے کے میں نے عرض کیا کہ اس پر ہمارا بس نہیں ان باتوں سے ہمارا تعلق نہیں اگر بلوچستان گورنمنٹ کے بس میں ہوتا یہ ٹیکنیکل معاملہ ہے کیونکہ اس دوران گدو بیراج اور دوسرے بیراج ہیں بلوچستان کے پاس کوئی بیراج نہیں ہے جس پر ہمارے اپنے کینال وغیرہ پر کنٹرول ہو۔

**جناب اسپیکر** : خان صاحب آپ اس قرارداد کے حق میں ہیں؟

**مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی** : (وزیر) جی ہاں میں اس کے حق میں ہوں قرارداد سے ہمیں اختلاف نہیں۔

**جناب اسپیکر** : باقی جو Negociate نیگوشیٹ کریں سندھ گورنمنٹ کے ساتھ اگر ہوسکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ قرارداد منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** : مولانا عبدالواسع صاحب نے مولانا عبدالباری صاحب کو اختیار دیا ہے کہ وہ ان کی قرارداد پیش کریں۔ مولانا عبدالباری صاحب قرارداد پیش کریں۔

**مولانا عبدالباری** : میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ جیسا کہ ضلع قلعہ سیف اللہ میں ایک انٹر کالج سال 1988ء میں قائم ہوا اسی طرح سال 1995ء میں مسلم باغ میں بھی ایک انٹر کالج کی منظوری ہوئی ہے علاوہ ازیں اس ضلع میں تقریبا 7 ہائی اسکول بھی ہیں لیکن ڈگری کالج نہ ہونے کی وجہ سے یہاں کے غریب طلباء انٹر تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی تعلیم ادھوری چھوڑنے پر مجبور ہوجاتے ہیں جس کی وجہ سے عوام اور طلباء میں کافی پریشانی پائی جاتی ہے۔

لہٰذا انٹر کالج قلعہ سیف اللہ کے درجہ کو فوری طور پر بڑھا کر ڈگری کالج کا درجہ

دیا جائے۔

**جناب اسپیکر** : قرارداد نمبر95 پیش ہوئی مولانا صاحب آپ کی قرار داد کافی ہے یا آپ تقریر کریں گے؟

**مولانا عبدالباری** : ہاں دل تو بہت چاہتا ہے آپ کبھی کبھی ہمارے دل کی بھڑاس کا موقع دیں تو جناب اسپیکر ایک تو وہاں جو پوری ڈسٹرکٹ میں ایک انٹر کالج ہے اور بلوچستان کے آبادی یا ڈسٹرکٹ اور اضلاع کے سطح پر تعلیم کا یہ تقاضہ ہوتا ہے کہ ہر ڈسٹرکٹ میں ایک ڈگری کالج ہونا چاہئے اور چونکہ وہاں ڈگری کالج ہے نہیں تو ایجوکیشن کا یہ طریقہ کار رہا ہے کہ انٹر کالج کو اپ گریڈ کرکے ڈگری کالج بنائے اور دوسری گزارش جناب اسپیکر صاحب یہ کہ وہاں پر تقریباً 7 ہائی اسکول باقاعدہ کام کررہے ہیں جہاں پر اساتذہ بھی موجود ہیں اور کافی تعداد میں طالب علم پڑھتے ہیں تو اس حوالے سے گورنمنٹ سے گزارش ہوگی اس قرارداد کے حوالے سے کہ اس قرارداد کو پاس کرکے اور وہاں کے جو انٹر کالج ہے اس کو بڑھا کر ڈگری کالج کا درجہ دیا جائے۔

**جناب اسپیکر** : وزیر تعلیم

**ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم)** : جناب اسپیکر صاحب جیسا کہ مولانا صاحب کو پتہ ہے کہ 97-1996ء میں بلکہ پچھلے سال ہم نے گورنمنٹ کو آٹھ کالجوں کے لئے تجاویز بھیجی تھیں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو پی اینڈ ڈی اے ان کے پی سی ون وغیرہ دیکھ کر اور آخر میں فنڈ کی کمی کی وجہ سے اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ آٹھ کی بجائے اس سال وہ ہمیں تین کالج دیں گے جو مسلم باغ دالبندین اور آواران میں اور ان کے لئے بھی چونکہ پیسے نہیں تھے پی اینڈ ڈی کے ساتھ ان لوگوں نے کچھ ایلوکیشنز ہمیں دیدیا ہم نے انیشل کام وہاں پر شروع کیا مسلم باغ میں نے Visit کیا ہے وہاں کام ہورہا ہے اور شاید پیسے کی وجہ سے بند ہوگیا ہے اور دالبندین میں اور آواران میں ہم شروع نہیں کرسکیں کیونکہ ابھی تک ہمیں پیسے نہیں ملے ہیں تو اس سلسلے میں چونکہ جب پیسے ہمیں

کمپلیٹلی ملیں گے تب ہم جاکر ان کالجوں کو مکمل کرکے پھر اس کی پوسٹیں ہمیں فنانس دے گی رہا انٹر کالج قلعہ سیف اللہ کی بات اس میں بھی مسئلہ یہی تھا کہ اس سال 1996-97ء میں کوئی ڈگری کالجز نہیں دیئے گئے تھے to financial constraint due تو میں بحیثیت وزیر تعلیم کبھی بھی کسی جگہ بھی تعلیم کو فروغ دینے میں اس کی مخالفت کرنا میں سمجھتا ہوں کہ میرا کام ایجوکیشن کو امپرو Improve کرنا ہے اس کو آگے لے جانا ہے میری خواہش ہے کہ یہاں انٹر کالج کو بیشک ہم لوگ ڈگری کی حیثیت دیدیں لیکن پی اینڈ ڈی کے پاس اس وقت کوئی فنانشل ساؤنڈ نہیں ہے ہم اس کی پروپوزل بھیج دیں گے اگر پی اینڈ ڈی نے اس سے Agree کی ہمیں خوشی ہوگی۔

**جناب اسپیکر** : آپ حمایت کرتے ہیں قرارداد کی؟

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم)** : جی

**میر ظہور حسین خان کھوسہ** : جناب اسپیکر آپ کی اجازت ہو اور محرک کی بھی اگر اجازت ہو تو اس کی میں بھرپور حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ میں ایک ترمیم میں اپنا حیرالدین کالج کا بھی اس کے اندر ڈالنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے بھی فنانس منسٹر نے پچھلے بجٹ تقریر کے دوران وعدہ کیا تھا کہ ہم حیرالدین کو بھی کالج بنائیں گے اور اس کے گرد نواح میں کوئی 14 ہائی اسکول ہیں اور شہر کے زمیندار نے جو سابق ایم این اے ہے اپنا ایک بنگلہ جو ایک کروڑ کی ملکیت ہے وہ بھی دیا ہوا ہے اور گھر کی جگہ ہاسٹل کے لئے دیا ہے اور ایک ہزار جریب پانچ سو ایکڑ زمین بھی مفت اس کالج کے لئے دیا ہے تو میں چاہوں گا کہ اس قرارداد کو حیرالدین کالج کو بھی اس میں شامل کرکے منظور کیا جائے۔

**جناب اسپیکر** : منسٹر فار ایجوکیشن

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم)** : دیکھیں جی حیرالدین کالج کے لئے جیسے ظہور خان صاحب کو پتہ ہے ہم لوگوں نے ابھی تک دو تین ٹیمیں بھیج دی ہیں جاکر

ان لوگوں نے ایکسرسائز کی ہے جو جگہ ظہور صاحب نے ہمیں دی ہے اس کو بھی ہمارے ڈائریکٹر صاحب نے ڈائریکٹر کالجز نے دوسرے اسٹاف نے دیکھی ہے لیکن سب Depend کرتے ہیں کہ فانشل پوزیشن کتنی ہے جب بھی ہیں فانسز اجازت دے دیں گے میں نے جیسے آپ سے عرض کیا کہ اس وقت ہمارے آٹھ (8) کالج ہیں جو پرپوز کئے ہوئے ہیں جب بھی ہمیں وہ ملیں گے پیسے ملیں گے یا گنجائش ہوگی ہم بالکل جو ہے نہ آپ کی اس پروپوزل کو بھی امپلیمنٹ کریں گے۔

**مسٹر عبیداللہ جان بابت (وزیر)** : جناب اسپیکر صاحب میں بھی مولانا صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور یہ خدا کا فضل ہے کہ آج مولانا صاحب کو بھی یہ خیال آیا کہ تعلیم کی طرف ان کی توجہ ہوگی کبھی تو یہ لوگ تعلیم کو بند کرتے ہیں اور کبھی تعلیم کے لئے سیاسی طور پر ایک چیز کو اپنے حق میں استعمال کرنے کے لئے۔

**جناب اسپیکر** : مردوں کی تعلیم کی بات کررہے ہیں خواتین کی بات نہیں کررہے ہیں۔

**مسٹر عبیداللہ جان بابت (وزیر)** : یعنی مردوں کا بھی ان کا اپنا۔

(مداخلت)

**مولانا عبدالباری** : جناب اسپیکر صاحب وزیر صاحب کو یہ پتہ نہیں کہ مرد کا مسئلہ ہے یا خاتون کا ہے یہ تو مذکر مونث ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں۔

**مسٹر عبیداللہ جان بابت (وزیر)** : مولانا صاحب ایک منٹ یہ خواتین اور مرد دونوں ایک چیز ہے آج کل انہوں نے لوگوں کو لے جاکر چالیس دن وہ اندر رکھتے ہیں جب اس کی داڑھی بڑی ہوجاتی ہے۔

(شور)

**مسٹر عبیداللہ جان بابت** : (وزیر) مولانا صاحب دیکھیں ابھی آپ نے اتنی باتیں کی میں نے کب آپ کی تقریر میں مداخلت کی مولانا صاحب جو آج اس تعلیم کی

طرف ان کی توجہ ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ہم اس کی بھرپور حمایت کرتے ہیں اپنے طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے انشاء اللہ خدا اس کو اس بارے میں توجہ دے اور تعلیم کی طرف اگر ان کی توجہ ہوگی آج جو یہ سائنسی تعلیم ہے حقیقت ہے کچھ لوگوں کو جہالت اور یہاں جو ہماری قبائلی اور دوسرے جو سسٹم ہیں وہ تعلیم کے ذریعے ختم ہو سکتی ہے تو ہمیں بہت خوشی ہے کہ مولانا صاحبان بھی اس طرف آئے ہیں میں حمایت کرتا ہوں۔

**مولانا عبدالباری** : جناب اسپیکر میں بابت صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور بشمول ڈاکٹر صاحب کا کہ انہوں نے ہماری قرارداد کی حمایت کی اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو پیسوں کا معاملہ ہے یا پیسوں کا منصوبہ ہے تو انشاء اللہ ہم بھی دعا کریں گے کہ اسی حکومت سے اس قرارداد پر عمل ہوجائے یا دوسری حکومت جب آئے گی پیسے ملیں اور پھر اس قراردادوں پر جو ہماری قراردادیں پیش ہوتی رہتی ہیں وہ پاس ہوجائیں جہاں تک بابت صاحب کا خدشہ ہے بابت صاحب ہماری زندگی ہے تعلیم کے ساتھ لیکن میں بابت صاحب کو متنبی کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو تعلیم حاصل کی اور تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے یہ کہا کہ مرد اور زن کا کوئی فرق نہیں ہے یہ میرے خیال میں کوئی تعلیم نہیں ہے ڈگری ہی ہے مرد اور خاتون کا کوئی فرق نہیں کیا ہے جہاں ہماری مخالفت ہے جناب اسپیکر وہ مخلوط نظام تعلیم کی ہے اس دن یونیورسٹی میں بی ایم سی میں جو جھگڑا ہوا تھا کل بھی میں نے کہا کہ وہ کس چیز کا پیدا کردہ ہے اس وقت جو ہمارے ڈسٹرکٹ کوئٹہ کے تعلیمی آدارے بند ہیں وہ کیوں بند ہیں ہم تعلیم کے منکر نہیں ہیں اختلاف کے منکر ہیں ناجائز اختلاف ناجائز اختلاف مرد اور زن اس کے ہم منکر بھی ہیں اور مخالف بھی ہیں تعلیم کے ہم قطعاً" مخالف نہیں ہیں اختلاف ناجائز اختلاف۔

**جناب اسپیکر** : شکریہ جی جعفر خان صاحب

**جعفر خان مندوخیل** : (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر مولانا صاحب کی اس قرارداد کی میں حمایت کرتا ہوں اور مولانا صاحب نے اگر جو ابھی وضاحت میں کہا کہ

ہم تعلیم کے منکر نہیں یا تعلیم کی مخالف نہیں بلکہ مخلوط تعلیم کے مخالف ہیں ان کی افغانستان کی جو خبریں آرہی ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ انہوں نے تو لڑکیوں اور بچیوں کے اسکول بھی بند کردیئے وہ بھی طالبان کی حکومت ہے بلکہ ان کی ایک دوسری شاخ ادھر بیٹھی ہوئی ہے۔

**جناب اسپیکر** : نہیں وہ دوسرا ملک ہے۔

**جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ)** : دوسرا ملک تو ہے لیکن انہی کی شاخ ہے جیسے جماعت اسلامی کا بنگلہ دیش میں بھی ہے یہاں بھی ہے تو ان کو اس حوالے سے یہ ایک نظریاتی طور پر دونوں ایک ہیں۔

**مولانا عبدالباری** : (پوائنٹ آف آرڈر) جعفر خان کو خطرہ نہیں ہونا چاہئے طالبان سے جس طرح کل ہمارے سردار ثناء اللہ زہری صاحب کو خطرہ تھا کہ ہمارا ڈر طالبان سے ہے ڈر کی بات نہیں ہے حقیقت بات ہے یہ صرف ہماری شاخ نہیں ہے بلکہ پاکستان کے مفاد میں ہوگا اور افغانستان کا جو مسئلہ ہے ادھر ڈسکشن ہے بات ہے مشاورت ہے تو ہم جعفر خان کو لے جائیں گے اگر اس کے پاس تھوڑا پیسہ ہے چندے کے لئے وہ بھی دیں گے خیرات کے لئے تو اس پر ادھر ڈسکشن کریں گے یہ تو ادھر پاکستان کا مسئلہ ہے بلوچستان کا قلعہ سیف اللہ کا جو پاکستان کے حدود کے اندر ہے افغانستان کا مسئلہ نہیں ہے اور نہ پشتونستان کا مسئلہ ہے۔

**جناب اسپیکر** : سوال یہ ہے کہ قرارداد نمبر 95 میں ترمیم منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر** : قرارداد نمبر 95 منظور ہوئی۔

اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ 13 اکتوبر 1996ء بوقت گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی 12 بجے دوپہر مورخہ 13 اکتوبر 1996ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی)